14- برسات کی بہاریں

نظیر اکبر آبادی (۱۷۳۵ء ـــــــ ۱۸۳۰ء)

مقاصدِ تدریس

١۔ طلبہ کو نظمیہ شاعری میں منظر نگاری کے انداز اور اُسلوب سے آگاہ کرنا۔
٢۔ نظیر اکبر آبادی کے اُسلوب بیان سے روشناس کرانا۔
٣۔ اُردو نظم کے ارتقا میں نظیر اکبر آبادی کے کردار سے متعارف کرانا۔
٤۔ طلبہ کو مخمس کی ہیئت کا تعارف کرانا۔

شاعر کا تعارف

پیدائش اور حالاتِ زندگی: نظیر اکبر آبادی دلّی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام ولی محمد ہے۔ ان کی عمر کا زیادہ حصہ اکبر آباد میں گزرا۔ اس لیے اپنے نام کے ساتھ اکبر آبادی لکھا کرتے تھے۔ بارہ بھائیوں میں صرف نظیر ہی زندہ بچے۔ جب احمد شاہ ابدالی نے حملہ کیا تو نظیر اپنی والدہ اور نانی کے ہمراہ آگرہ پہنچے اور تاج محل کے نزدیک رہائش رکھ لی۔

نظیر اکبر آبادی عربی، فارسی، ہندی اور ہندوستان کی کئی دوسری زبانیں جانتے تھے۔ قلندرانہ مزاج کے باعث درباروں سے دور رہے۔ کچھ عرصہ متھرا میں بطور معلم فرائض انجام دیتے رہے، پھر جلد ہی نوکری چھوڑ کر آگرہ چلے آئے اور سترہ روپے ماہوار پر لالہ بلاس رام کے بچوں کے اتالیق ہو گئے۔ عمر کے آخری حصے میں انھیں فالج ہوا اور اسی بیماری میں چل بسے۔

نظیر اکبر آبادی کی شاعری عوامی ہے۔ انھوں نے آس پاس کے ماحول، رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑے خوب صورت انداز میں اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انھوں نے عوام الناس اور غریب و مفلس طبقے کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔

تصانیف: ان کی مشہور نظموں میں "آدمی نامہ، برسات کی بہاریں، بنجارہ نامہ، موت، مفلسی، گر یوں ہوا تو کیا ہوا، قصہ مختصر یہ کہ میں کیا عرض کروں" شامل ہیں۔

مرکزی خیال

اس نظم میں نظیر اکبر آبادی نے برسات کی بہاریں احسن انداز سے بیان کی ہیں۔ برسات میں سبزوں کی لہلہاہٹ، بوندوں کی جھمجھاہٹ، بادلوں کی مستیاں، بارشوں کی جھڑیاں، پانی کی جل تھل، باغوں میں ہل چل، بھیگتے آنگن، سرسبز چمن، کالی گھٹائیں، ٹھنڈی ہوائیں، چہچہاتے پرندے قدرتِ خداوندی کا منھ بولتا ثبوت ہیں۔

نظم کا خلاصہ

شاعر نظیر اکبر آبادی اپنی نظم "برسات کی بہاریں" میں کہتے ہیں کہ برسات کی وجہ سے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ لہلہا رہا ہے۔ باغات میں بہار آ گئی ہے۔ بارش کے چھوٹے چھوٹے قطرے درختوں کے پتوں پر جم جانے سے موتی لگنے لگے ہیں۔ بادل مست ہو کر ہوا کے اوپر گھوم رہے ہیں۔ لگاتار بارش کی وجہ سے گرج چمک سے خوب شور برپا ہے۔ ہر جگہ جل تھل ہے۔ باغات بھیگ رہے ہیں اور سبزے نہا رہے ہیں۔ بارش کی وجہ سے ہر جگہ سبزہ یوں لگتا ہے جیسے سبز چادر بچھی ہو۔ گویا یہ قدرت کے بچھونے ہیں۔ جنگلوں میں بھی

بچھونے نظر آتے ہیں۔ ہر طرف گھٹائیں چھا رہی ہیں اور سرخ و سفید کاہی بھی ہے۔ بارش سے چاند اور مچھلی تک سبھی بھیگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے سامان پیدا کر رکھے ہیں۔ برسات سے سب مست ہو رہے ہیں اور تیتر بھی سبحان تیری قدرت کے گیت الاپ رہے ہیں۔

اشعار کی تشریح

بند نمبر 1:

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ ، باغات کی بہاریں
بُوندوں کی جھجھاہٹ ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

حل لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
برسات	بارش کا موسم	بہار	رونق، خوشی	بُوند	قطرہ
لہلہاہٹ	کھیت کا ہوا سے ہلنا۔ سرسبزی و شادابی	جھجھاہٹ	روشنی۔ چمک	گھات	تاک۔ داؤ۔ موقع
		یارو	دوستو		

تشریح: نذیر اکبر آبادی نے نظم گوئی کو بہت وسعت دی ہے۔ ان کی نظمیں ان کے غیر معمولی مشاہدے اور زندگی کے گہرے تجربوں کی عکاس ہیں۔ مذکورہ بند میں شاعر برسات کی بہاروں کی منظر کشی بڑے دلکش انداز میں کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں۔ فضا میں برسات کی عجب بہاریں ہیں۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ بارش کے اس موسم میں چلنے والی ہوا کی وجہ سے ہر طرف سبزہ لہلہا رہا ہے۔ درختوں کی شاخیں اور پتے جھوم رہے ہیں۔ اک رونق سی ہے جو باغوں اور کھیتوں میں آ گئی ہے۔ پتوں اور گھاس پر پڑے بارش کے قطرے موتی لگ رہے ہیں اور خوب چمک رہے ہیں۔ گویا ہر طرح کے نظارے اور طرح طرح کی رونقیں ہیں۔ دوستو! دیکھو تو سہی چاروں طرف برسات کی بہاریں دل لبھا رہی ہیں۔ بچے، بڑے سب برسات سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ نظیر نے اس بند میں برسات کی منظر کشی نہایت عمدگی سے کر دی ہے۔ ایک شاعر برسات کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں۔ بقول تاجور نجیب آبادی:

مینھ سے بیاباں، رنگ گلستاں
پھولوں کی برکھا، دونوں ہیں یکساں
کوئل کی کوکو، باغوں میں رقصاں
جگنو کی جگ مگ، بن میں چراغاں
برسات آئی، برسات آئی

بند نمبر 2:

بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے دُھومیں مچا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

حلِ لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مست	نشے میں چور	جھڑی	لگاتار بارش	سبزہ	ہریالی
گلزار	چمن۔باغ۔گلشن	دھوم	شوروغل۔شہرت	ہرجا	ہرطرف

تشریح: نظیر کہتے ہیں کہ فضا میں گھرے بادل یوں اُڑتے چلے جارہے ہیں جیسے وہ مدہوش ہوں یعنی بادل مست ہوکر آسمان پر چھارہے ہیں اور ہوا پر بیٹھ کر اِدھر اُدھر اڑتے چلے جارہے ہیں۔ گویا لگاتار بارش کی مستیوں کی وجہ سے شوروغل پیدا کررہے ہیں۔ اسی وجہ سے ہرطرف رونقیں ہی رونقیں ہیں۔ بارش کے پانی کی وجہ سے جگہ جگہ جل تھل ہے۔ باغات بارش سے بھیگ رہے ہیں اور سبزے نہا کر نکھر رہے ہیں۔ دوستو! دیکھو تو سہی ہرطرف برسات کی رونقیں ہیں۔ یہ منظر کتنا سہانا اور دلکش ہے۔ یہ بند رومانوی جذبے کی ترجمانی کررہا ہے جبکہ بندشِ الفاظ بھی نہایت عمدہ ہے۔ بقول تاجور نجیب اکبرآبادی:

شب رنگ بادل، مینہ کے ہراول
تپتی زمینیں، پانی سے جل تھل

بند نمبر 3:

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے
جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

حلِ لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہرجا	ہرجگہ	بچھونا	بستر۔چٹائی	حق	سچ۔مراد اللہ تعالیٰ

تشریح: نذیر اکبرآبادی ایک قادرالکلام شاعر ہیں انہوں نے برسات کی بہار کی منظرکشی نہایت خوبصورت انداز میں کی ہے۔ مذکورہ شعر بھی ان کے مشاہدے کی دلیل ہے کہتے ہیں۔ ہرجگہ سبزہ ہرے بچھونے بچھا رہا ہے گویا قدرت سبزے کے بستر لگا رہی ہے۔ برسات کے موسم میں ہرطرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔ یہی سبزہ یوں لگتا ہے جیسے بچھونے ہوں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے سبزہ پیدا کرکے ہرطرف ہرے بچھونے بچھا دیے ہیں۔ یہی حال جنگلوں کا ہے۔ وہاں بھی لہلہاتے سبزے سے رونق سی آگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے بچھونے بچھا کر رونق بخش دی ہے۔ دوستو! ذرا غور تو کرو اور برسات کی بہاریں تو دیکھو۔ برسات نے خوب دھومیں مچائی ہوئی ہیں جس طرف نظر دوڑاؤ، سبزہ اپنی بہار دکھاتا ہوا نظر آتا ہے۔ بقول تاجور نجیب آبادی

فرش زمرد، سبزے کی مخمل
برسات سے ہے جنگل میں منگل

بند نمبر 4:

سبزوں کی لہلہاہٹ ، کچھ ابر کی سیاہی
اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی
سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی
یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی!
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

حل لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَبر	بادل	سیاہی	کالک۔تاریکی	کاہی	ہلکا سبز رنگ۔مائل بہ سیاہی
ماہ	چاند	سوا	بغیر	الٰہی	اے میرے اللہ
ماہی	مچھلی	رنگ رنگنا	کوئی رنگ چڑھانا	لہلہاہٹ	ہوا سے کھیت ہلنے کی حالت

تشریح: نذیر اکبرآبادی کی شاعری عوامی ہے۔انہوں نے مذکورہ بند میں برسات کی بہار کو بڑے خوبصورت انداز میں اپنے شعروں میں ڈھالا ہے۔زیرِنظر بند میں فرماتے ہیں۔بادلوں کی سیاہی اور گھٹاؤں کی سرخ وسفید رنگت سے ہر سمت رنگینیاں دکھائی دے رہی ہیں۔موسم برسات میں لہلہاتا سبزہ اور کالے بادل خوبصورت لگتے ہیں۔گھٹائیں چھارہی ہیں اور سرخ وسفید کاہی بھی پھیلی ہوئی ہے۔بارش سے چرند پرند، انسان، جانور الغرض چاند سے لے کر مچھلی تک سبھی بھیگتے ہیں۔اے اللہ! تیرے بغیر کون ایسی رونق لاسکتا ہے۔تو ہی ہے جس نے بارش برسائی اور سبزہ پیدا کیا۔دوستو! برسات کی وجہ سے طرح طرح کی رونقیں لوٹ آئی ہیں۔گویا ''چمن ہے رنگین، بہار رنگین، مناظر سبزہ زار رنگین۔'' بقول شاعر:

دل کش سماں ہے، دل شادماں ہے　　　برسات کی رُت، جانِ جہان ہے

بند نمبر5:

کیا کیا رکھے ہے یا رب ، سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت
سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت
تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

حل لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سامان	اسباب	قدرت	طاقت۔شانِ الٰہی	سبحان	مراد۔خداوند پاک
ہرآن	ہرلمحہ	مست	سرور۔مگن۔مخمور	تیتر	ایک پالتو پرندے کا نام

تشریح: اللہ تعالیٰ کی کیسی عمدہ کرشمہ سازیاں ہر طرف اور ہر آن نظر آتی ہیں۔نظیر کہتے ہیں کہ اے اللہ! یہ تیری قدرت کے کرشمے ہیں کہ تو نے طرح طرح کے اسباب پیدا کر کے دنیا کو رونق بخش دی ہے۔تیری قدرت برسات کے دوران پل بھر میں دنیا کا رنگ بدل دیتی ہے۔انسان حیوان، چرند پرند بھی تیرے ہی گن گاتے اور تعریف کرتے ہیں۔حتیٰ کہ تیتر بھی سبحان تیری قدرت کہتے ہیں۔دوستو! ذرا غور کرو کہ بارش سے کس قدر رونقیں لوٹ آئی ہیں یعنی انسانوں کی مستیاں تو ایک طرف، برسات کی بہاروں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے تیتر بھی اپنی زبانوں سے ''سبحان تیری قدرت'' کی آوازیں بلند کر رہے ہیں۔نظم کا یہ بند ایک طرف تو سلاست اور روانی کی عمدہ مثال ہے۔دوسری طرف اس میں عوامی جذبات کا بھی بھرپور اظہار کیا گیا ہے۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) پہلے بند میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: پہلے بند میں یہ قافیے استعمال ہوئے ہیں: برسات۔ باغات۔ قطرات۔ گھات

(ب) تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشاندہی کریں۔

جواب: تیسرے بند میں موجود ردیف ''ہرے بچھونے'' ہے۔

(ج) چوتھے بند میں کون سا لفظ بطور ردیف استعمال ہوا ہے؟

جواب: چوتھے بند میں کوئی ردیف استعمال نہیں ہوئی۔

(د) تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟

جواب: تیتر سبحان تیری قدرت کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرتے ہیں۔

(ہ) گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے یہ مراد ہے کہ ان پر پڑی گرد دھل جاتی ہے اور یہ صاف وشفاف ہو جاتے ہیں۔

۲۔ شاعر نے نظم ''برسات کی بہاریں'' میں برسات کے جو مناظر بیان کیے ہیں، اُن کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: شروع میں دیا گیا خلاصہ دیکھیں۔

۳۔ ''قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: ''قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے'' سے مراد ہے کہ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔ برسات، لہلہاہٹ، گلزار، سبحان، جھجھاہٹ

جواب: بَرْسَات۔ لَہْلَہاہَٹ۔ گُلْزار۔ سُبْحَان۔ جُھجُھاہَٹ

۵۔ مذکر اور مؤنث الفاظ کی نشاندہی کریں۔ ہوا، بادل، بہار، برسات، سبزہ، قدرت، گلزار، رنگ، تیتر، گھٹا

جواب: مذکر: بادل۔ سبزہ۔ گلزار۔ رنگ۔ تیتر
مؤنث: ہوا۔ بہار۔ برسات۔ قدرت۔ گھٹا

۶۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
سبزہ	سیاہی	لہلہاہٹ
بوندیں	بچھونے	جھجھاہٹ
بادل	سبحان	مست
پانی	ماہی	جل تھل
ہرے	جل تھل	بچھونے
تیتر	مست	سبحان
ماہ	جھجھاہٹ	ماہی
اَبر	لہلہاہٹ	سیاہی

۷۔ جس نظم کے ہر بند میں ایک ہی مصرع بار بار دُہرایا جائے اُسے ''ٹیپ کا مصرع'' کہتے ہیں۔ اس نظم میں ٹیپ کے مصرعے کی نشاندہی کریں۔

جواب: اس نظم میں ٹیپ کا مصرع ''کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں'' ہے۔

۸۔ نظم ''برسات کی بہاریں'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: شروع میں دیا گیا خلاصہ دیکھیں۔

۹۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔ لہلہاہٹ، جل تھل، گلزار، گھٹائیں، ماہ تا بہ ماہی

جواب:

الفاظ	جملے
1- لہلہاہٹ	سبزے کی لہلہاہٹ سے یوں لگ رہا تھا جیسے سانپ بَل کھا رہا ہو۔
2- جل تھل	بارش سے ہر طرف جل تھل ایک ہو گیا۔
3- گلزار	یہ پرندہ تو گل و گلزار کا دلدادہ لگتا ہے۔
4- گھٹائیں	آسمان پر کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔
5- ماہ تا بہ ماہی	کل اتنی بارش ہوئی کہ ماہ تا بہ ماہی سب بھیگ گئے۔

تشبیہ: کسی چیز کو کسی خاص وصف کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی مانند یا اُس جیسا قرار دینا' تشبیہ کہلاتا ہے' جیسے خوبصورت چہرے کو پھول کی مانند قرار دینا۔ ارکانِ تشبیہ پانچ ہیں۔ پہلی چیز کو مشبہ' دوسری چیز کو مشبہ بہ اور دونوں کے درمیان مشترک خوبی یا صفت کو وجہِ شبہ کہتے ہیں۔ حرفِ تشبیہ اور غرضِ تشبیہ بھی تشبیہ کے ارکان ہیں۔ تشبیہ کا مقصد عام چیز کی خوبی کو واضح کرنا اور اس کی وضاحت کرنا ہے۔ تشبیہ سے بات میں خوب صورتی پیدا ہوتی ہے اور بیان دل چسپ ہو جاتا ہے۔

تشبیہ کی مثالیں دیکھیں:

(الف) اس کے دانت موتیوں کی طرح سفید ہیں۔
(ب) اس کے لب پھول کی طرح نازک ہیں۔
(ج) اس کا دل پتھر کی طرح سخت ہے۔
(د) اس کا قد سرو کی طرح لمبا ہے۔
(ہ) وہ لومڑی کی طرح چالاک ہے۔

ان مثالوں میں دانت' لب' دل' قد اور وہ (کوئی شخص) مشبہ ہیں جب کہ موتی' پھول' پتھر' سرو اور لومڑی مشبہ بہ۔ ان مثالوں میں بالترتیب سفیدی' نازکی' سختی' لمبائی اور چالاکی تشبیہ کی وجوہات یا وجہِ شبہ کی مثالیں ہیں۔ حرفِ تشبیہ ایسے لفظ یا الفاظ کو کہتے ہیں جو مشبہ اور مشبہ بہ کے درمیان ربط پیدا کرتے ہیں جیسے: کی مانند' کی طرح' کی صورت' جیسا' سا وغیرہ۔ غرضِ تشبیہ سے مراد وہ مقصد یا سبب ہے جس کے لیے تشبیہ کا سہارا لیا گیا ہے۔

سرگرمیاں

۱۔ اس نظم کے علاوہ کوئی اور ایسی نظم تلاش کریں جو مخمس کی شکل میں ہو۔ اُسے اپنی کاپی میں لکھیں۔

جواب: برسات

برسات کا جہان میں لشکر پھسل پڑا
بادل بھی ہر طرف سے ہوا پر پھسل پڑا
جھڑیوں کا مینہ بھی آ کے سراسر پھسل پڑا
چھتا کسی کا شور مچا کر پھسل پڑا
کوٹھا جھکا' اٹاری گری' در پھسل پڑا

جن کے نئے نئے تھے مکاں اور محل سرا ان کی چھتیں ٹپکتی ہیں، چھلنی ہو جا بجا
دیواریں بیٹھتی ہیں چھتوں کا ہے غل مچا لاٹھی کو ٹیک کر جو ستوں ہے کھڑا تو کیا
چھجا گرا منڈیری کا پتھر پھسل پڑا

جھڑیوں نے اس طرح کا دیا آ کے جھڑ لگا سنیے جدھر اُدھر کو دھڑا کے کی ہے صدا
کوئی پکارے ہے مرا دروازہ گر چلا کوئی کہے ہے ہائے کہوں تم سے اب میں کیا
تم در کو جھینکتے ہو مرا گھر پھسل پڑا

یاں تک ہر اک مکاں کی پھسلنے لگی زمیں نکلے جو گھر سے اس کو پھسلنے کا ہے یقیں
مفلس غریب پر ہی یہ موقوف کچھ نہیں کیا فیل کا سوار ہے کیا پالکی نشیں
آیا جو اس زمین کے اوپر پھسل پڑا

دیکھو جدھر تدھر کو یہی غل پکار ہے کوئی پھنسا ہے اور کوئی کیچڑ میں خوار ہے
پیادا اٹھا جو گر کے تو بچھڑا سوار ہے گرنے کی دھوم دھام یہ کچھ بے شمار ہے
جو ہاتھی رپٹا اونٹ گرا خر پھسل پڑا

کوچے میں کوئی اور کوئی بازار میں گرا کوئی گلی میں گر کے ہے کیچڑ میں لوٹتا
رستے کے بیچ پاؤں کسی کا رپٹ گیا اس سب جگہ کے گرنے سے آیا جو بچ بچا
وہ اپنے گھر کے صحن میں آ کر پھسل پڑا

(نظیر اکبر آبادی)

۲۔ آپ کون کون سے خوش آواز پرندوں کے بارے میں جانتے ہیں؟ ان کے نام لکھیں۔

جواب: طوطا، مینا، بلبل، کوئل اور تیتر وغیرہ خوش آواز پرندے ہیں۔

۳۔ "برسات" کے موضوع پر طلبہ کے درمیان مضمون نویسی کا مقابلہ کرایا جائے۔

جواب: عملی کام

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو نظیر اکبر آبادی اور ان کی عوامی شاعری کا مختصر تعارف کرائیں۔

جواب: **نظیر اکبر آبادی کا تعارف:۔** نظیر کا اصل نام "ولی محمد" ہے۔ آپ دلی میں پیدا ہوئے لیکن عمر کا زیادہ حصہ اکبر آباد میں گزارا اسی بنا پر "اکبر آبادی" کہلائے۔ نظیر عربی، فارسی، ہندی اور ہندوستان کی کئی دوسری زبانیں جانتے تھے۔

نظیر اکبر آبادی کی عوامی شاعری:۔ "نظیر اکبر آبادی" نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ اسی بنا پر انھیں عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔ اُن کی شاعری عوامی ہے۔ انھوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کو منتخب کیا جن کا تعلق براہِ راست عوام الناس، خصوصاً غریب اور مفلس طبقے سے تھا۔ ان کی نظموں میں فطری مناظر، مذہبی تہوار، سماجی رسوم، میلوں ٹھیلوں یہاں تک کہ پھلوں اور سبزیوں کا ذکر بھی جا بجا دکھائی دیتا ہے۔ انھوں نے طویل اخلاقی اور اصلاحی نظمیں لکھیں۔ ان کے علاوہ مناظرِ فطرت، موسموں اور تہواروں پر انھوں نے بڑی دلکش نظمیں تحریر کی ہیں جو ان کی زندگی کے گہرے تجربوں کی عکاس ہیں۔ شاعری میں نظیر اکبر آبادی نے عام فہم اور سادہ زبان کو استعمال کیا یہی وجہ ہے کہ انھیں عوامی شاعر کہا گیا۔

۲۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ مخمس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند کے پانچ مصرے ہوں۔

جواب: ہر بند کے پانچ مصرعوں پر مبنی نظم کو مخمس کہتے ہیں۔ عام طور پر ایسی نظم کے پہلے بند کے پانچوں مصرے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ہر بند کے چار مصرے ہم قافیہ جبکہ پانچویں مصرے کا قافیہ کوئی اور ہوتا ہے۔ اگر پانچواں مصرع ہر بند میں اسی طرح بار بار آئے تو اسے ٹیپ کا مصرع کہتے ہیں۔ مخمس میں ٹیپ کا مصرع بھی ہوسکتا ہے اور ہر بند میں الگ قافیہ پر مبنی بھی پانچواں مصرعہ ہوسکتا ہے۔

۳۔ طلبہ کو مخمس کے علاوہ نظم کی چند دیگر نمایاں ہیئتوں کے بارے میں بتائیں۔

جواب: مخمس کے علاوہ نظم کی چند دیگر ہیئتوں میں مثنوی، مثلث، رباعی اور مسدس شامل ہیں۔ مثنوی دو، مثلث تین، رباعی چار اور مسدس چھے مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

۴۔ یہ نظم منظر نگاری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ طلبہ کو منظر نگاری کے متعلق تفصیل سے بتائیں۔

جواب: منظر نگاری: کسی چیز کو دیکھ کر اس کی ہو بہو تصویر اپنے الفاظ میں بیان کرنا منظر نگاری کہلاتا ہے۔ منظر نگاری کسی بھی شاعر کی سب سے بڑی خوبی شمار کی جاتی ہے۔ منظر نگاری سے شاعر اپنے کلام میں جان ڈال دیتا ہے۔ نظیر اکبر آبادی کے علاوہ میر انیسؔ منظر نگاری پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ منظر نگاری کے سلسلے میں مثال کے طور پر میر ببر علی انیسؔ کا ایک بند دیکھیے:

وہ قمریوں کے چار طرف سرو کے ہجوم
کو کو کا شور نالۂ حق سرہٗ کی دھوم
سبحان ربنا کی صدا تھی علی العموم
جاری تھے وہ جو اُن کی عبادت کے تھے رسوم
کچھ گُل فقط نہ کرتے تھے ربِ علا کی حمد
ہر خار کو بھی نوکِ زباں تھی خدا کی حمد

معروضی سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- نظم "برسات کی بہاریں" کے شاعر ہیں۔
(A) علامہ اقبالؒ (B) میر تقی میرؔ (C) نظیر اکبر آبادی (D) غالبؔ

2- نظیر اکبر آبادی کا سنِ پیدائش ہے۔
(A) 1735ء (B) 1738ء (C) 1860ء (D) 1998ء

3- نظیر اکبر آبادی نے کب وفات پائی:
(A) 1830ء (B) 1831ء (C) 1832ء (D) 1833ء

4- ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے:
(A) کپڑے (B) فرش (C) تکیے (D) بچھونے

5- بادل مست ہو کر چھا رہے ہیں:

(A) دریا پر (B) سمندر پر (C) پہاڑ پر (D) ہوا کے اوپر

6- نظم "برسات کی بہاریں" کس ہیئت میں تحریر کی گئی ہے:

(A) (B) مخمس (C) آزاد معریٰ (D) مسدس

7- گلزار کا مترادف یا ہم معنی ہے۔

(A) گلاب (B) باغ (C) گل (D) گورستان

8- نظم برسات کی بہاروں میں تذکرہ کیا گیا ہے؟

(A) سردی کا (B) خزاں کا (C) برسات کا (D) بہار کا

9- نظیر اکبر آبادی کا اصل نام کیا ہے؟

(A) نظیر (B) ولی محمد (C) اکبر (D) نور محمد

10- نظم برسات کی بہاروں کے مطابق نذیر اکبر آبادی کی شاعری ہے:

(A) انقلابی (B) عوامی (C) ہیجانی (D) مذہبی

11- جنگلوں میں پیدا ہو رہے ہیں:

(A) جانور (B) پرندے (C) درندے (D) ہرے بچھونے

12- باغات کا واحد ہے۔

(A) باغوں (B) باغ (C) باغیچہ (D) باغیچے

13- تماشے کا واحد ہے۔

(A) تمش (B) تماش بین (C) تماشا (D) تماش بینی

14- مخمس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند کے مصرے ہوتے ہیں:

(A) (B) دو (C) تین (D) چار پانچ

15- بادلوں جھڑیوں کی مستی میں کیا مچا رہے ہیں؟

(A) دھومیں (B) جل تھل (C) شور (D) اودھم

جوابات: 1- نظیر اکبر آبادی 2- 1735ء 3- 1830ء 4- بچھونے 5- ہوا کے اوپر

6- مخمس 7- باغ 8- برسات کا 9- ولی محمد 10- عوامی

11- ہرے بچھونے 12- باغ 13- تماشا 14- پانچ 15- دھومیں

☆ **مختصر جواب دیں۔**

1- "برسات کی بہاریں" کے شاعر کا نام کیا ہے؟

جواب: "برسات کی بہاریں" کے شاعر کا نام نظیر اکبر آبادی ہے۔

-2 مخمس کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسی نظم جس کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو، اُسے مخمس کہتے ہیں۔

-3 نظم کے پہلے بند میں برسات کی کن بہاروں کا تذکرہ ملتا ہے؟

جواب: برسات کے موسم میں ہواؤں میں بہار کی تازگی آ جاتی ہے۔ سبزے لہلہانا شروع کر دیتے ہیں، بوندوں کی جھمجھاہٹ، پودوں پر شبنم کے قطرے، برسات کے موسم میں بھی بہار کی خوبصورتی پیدا کرتے ہیں۔

-4 برسات میں بادل کہاں چھا جاتے ہیں؟

جواب: برسات میں بادل ہوا کے اوپر مست ہو کر چھا جاتے ہیں۔

-5 برسات میں بادل کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

جواب: (i) برسات کے موسم میں بادل جھڑیوں کی مستیوں سے دھوم مچاتے ہیں۔

(ii) ہر جا پانی کی جل تھل بنا رہے ہیں۔

(iii) بادلوں سے برسنے والی بارش کے نتیجے میں گلزار بھیگ جاتے ہیں اور سبزے نہا جاتے ہیں۔

-6 برسات کس طرح سبزے کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے؟

جواب: موسم برسات میں ہر جگہ سبزے کے فرش نظر آتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے قدرت نے سبز رنگ کے بچھونے بچھا دیے ہوں۔ جنگل ہو یا میدان سبز رنگ کے بچھونے ہر جگہ خوبصورت نظر آتے ہیں۔

-7 تشبیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی چیز کو خاص وصف کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی مانند یا اُس جیسا قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے۔ جیسے پھولوں جیسا نازک، موتیوں کی طرح سفید، پتھر کی طرح سخت۔

-8 بند نمبر 4 میں بیان کردہ برسات کے اثرات تحریر کریں۔

جواب: برسات کے موسم میں سبزے لہلہاتے ہیں، کالے رنگ کے بادل چھا جاتے ہیں، بارش کی وجہ سے ہر کوئی بھیگ جاتا ہے۔ گھٹائیں سرخ، سفید اور مائل بہ سیاہی رنگت میں چھا جاتی ہیں۔

-9 نظم کے پہلے بند کی ردیف کیا ہے؟

جواب: نظم کے پہلے بند کی ردیف ہے "کی بہاریں"

-10 نظم کے پانچویں بند میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: نظم کے پانچویں بند میں شاعر بیان کرتا ہے کہ موسموں کی تبدیلی سے اللہ تعالیٰ کی قدرت واضح طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ برسات کے بدلتے رنگ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہر کوئی قدرت خداوندی کے سامنے جھک جاتا ہے۔ یہاں تک کہ پرندے بھی جیسا کہ تیتر بھی پکار پکار کر کہتا ہے "سبحان تیری قدرت"۔

❀......❀......❀